442

رجسٹرڈ ایل نمبر THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانپر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✤ قائم مقام ایڈیٹر محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۲ | مورخہ ۵ فروری سنہ ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے۔ کسی قدر کھانسی باقی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت اور توانائی عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت بھی ابھی ناساز ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں ✤

یکم فروری کو جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب و مولوی جلال الدین صاحب برائے تبلیغ جہلم تشریف لے گئے۔

بعد جمعہ انجمن الارشاد کا جلسہ ہوا۔ محمد اسحٰق صاحب طالب علم ہائی سکول و محمد یار صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے اردو میں تقریریں کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح تشریف فرما تھے۔ حضور نے آخر میں ایک مختصر دلچسپ تقریر بھی فرمائی۔

اشاعت ہند

(رپورٹ تالیف و اشاعت از ۱۳ تا ۲۷ جنوری)

(۱) برادرم رحمان بھینا صاحب پنڈرہ (بنگال) سے لکھتے ہیں۔ کہ وہاں ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۲۲ء کو احمدیہ جلسہ کیا گیا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے ✤

(۲) مولوی خدا بخش صاحب خانیوال سے معمولی رپورٹ موصول ہوئی

(۳) محمد علی صاحب کلیان پور۔ معمولی رپورٹ ہے۔ کہ ایک صاحب کے جلدی احمدیت کو قبول کرنے کی امید ہے۔ محمد علی صاحب بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ احمدی احباب ان کے لئے دعا کریں ✤

(۴) رحمت گوہ وال۔ جماعت تبلیغ میں مشغول ہے۔

(۵) جہلم کے مباحثہ کے متعلق پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ پیغامی اپنی شکست کو چھپانے کے لئے سر توڑ کوشاں ہیں۔ ان کی طرف سے مرہم بھیجنے کی بجائے اب سید مدثر شاہ جہلم میں بھیجے گئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ جس قدر وہ کوشش کریں گے۔ اسی قدر انہیں ناکامی زیادہ ہوتی جائیگی ✤

(۶) شیخ محمد صاحب گوگیرہ ضلع منٹگمری سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے ✤

(۷) پشاور میں بھی باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے۔ اگر جماعت کی موجودہ بیداری قائم رہے۔ تو امید ہے کہ سرحد پر بہت جلد نیک نتیجہ پیدا ہوں ✤

(۸) سیلون کی جماعت اندرونی مشکلات میں گرفتار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن معاملات کے جلد سلجھ جانے کی اُمید ہے۔ باہر کا کوئی مبلغ اس جزیرہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس منظوم جماعت کی مشکلات کے لئے دُور ہونے کے لئے دُعا کریں ؛

(۹) ساماننہ کی جماعت ہمت اور استقلال سے کام کر رہی ہے۔ احباب قادیان کی طرح ان لوگوں نے ساماننہ کے قریب جوار میں بھی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دے

(۱۰) بابو عبد الحکیم صاحب جن کا تبلیغی جوش عاشقانہ رنگ رکھتا ہے انہوں نے ایک نئی اور مفید تجویز کی ہے۔ ایک تبلیغی ٹریکٹ لکھ کر ان کا ارادہ ہے۔ کہ مشرقی اسلامی بلاد کے تمام بڑے بڑے تجار کے نام بھیجا جائے۔ اور ان کے پتے تاجرانہ ڈائرکٹریوں سے لینگے ایک نیا اور مفید خیال ہے۔ مجھے جہاں تک ہیں جو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اس تجویز سے بہت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مصر لنڈن اور امریکہ کے لوگ توجہ فرمائیں ؛

(۱۱) شیخ محمود سکرٹری تبلیغ کیمبل پور۔ ایک غیر احمدی کے نام الفضل جاری کروایا ہے ؛

(۱۲) نور محمد صاحب امیر جماعت نگہ۔ ایک شخص عبد اللطیف کے فتنہ کے متعلق اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن خط ایسے وقت ملا۔ کہ مبلغ وقت پر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ہر وقت بیدار رہیں۔ اور پیش آمدہ کا علم رکھیں ہمارے مالی مشکلات کے علاوہ یہ بھی مشکل ہے۔ عالم لوگ جماعت میں کم ہیں۔ کام زیادہ ہے۔ اور ہماری حالت ایک کثیر العیال غریب آدمی کی طرح ہے۔ اسپر طرفہ یہ کہ بعض اطلاع عین موقع پر یا وقت نکل جانے کے بعد ملتی ہے۔ اس لئے کوئی انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ اور شکایت بھی پیدا ہوتی ہے۔ الفضل میں بار ہا اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جس دن مبلغوں کی ضرورت ہو۔ اس سے ایک ماہ پہلے دفتر میں اطلاع ہونی چاہیئے۔ اور پھر ہر ہفتہ ایک کارڈ بطور یاددہانی تحمیں بھیجا جائے ؛

(۱۳) برادرم عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان سے ایک عام بیداری کی اطلاع دیتے ہیں۔ جماعت کا ارادہ ہے کہ ۵۔ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کرے ؛

(۱۴) جلال پور جٹاں میں شیعوں سے ایک مباحثہ درپیش ہے۔ شرائط زیر غور ہیں ؛

(۱۵) ساڑھے چار لاکھ راجپوتوں کے ارتداد پر دہلی۔ سہارن پور۔ آگرہ۔ علی گڈھ۔ مظفر نگر اور میرٹھ کی جماعتوں کو اصل حالات کی تحقیق کرنے کے لئے لکھا گیا۔ علاوہ بریں شیخ محمد حسین صاحب علی گڈھ کی طرف سے خط آیا ہے۔ کہ لوگ واقعی خطرناک جہالت میں گرفتار ہیں۔ اور ان کا تدارک ہونا چاہیئے۔ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مدرس تعلیم الاسلام اور مسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مدرس تعلیم الاسلام نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ ہمیں اور بھی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو محض اپنے اخراجات پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

بلاد خارجیہ

لنڈن و جرمن - مولوی عبد الرحیم صاحب نیر واپس لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ جیساکہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ برلن میں ۲ ایکڑ زمین مسجد احمدیہ کے لئے مولوی مبارک علی صاحب نے خرید لی ہے۔ نیز مولوی صاحب ٹیچنگز آف اسلام اور تحفہ شہزادہ ویلز کا جرمن میں ترجمہ کروا رہے ہیں۔ بعض جرمن فلاسفر جن کی مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی ہے احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔ بلکہ ان کے خطوط سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ احمدیت وہ اسلام ہے۔ جس اسلام کی تلاش میں یہ لوگ سرگردان تھے۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کے رعب میں آکر خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا تھا کہ جرمن میں اسلامی مشن نہیں۔ بلکہ ایک اسلامی علوم کی تعلیم کے لئے ایک انسٹیٹیوشن کھولنا چاہیئے۔ جیساکہ خواجہ صاحب نے عقائد احمدیت بغیر احمد علیہ السلام کے ہندوستان اور انگلستان میں پھیلائے اسی طرح غالباً عقاید اسلام آپ جرمن میں بغیر محمد صلعم (فداہ ابی وامی) کے پھیلانا چاہتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب کو ایک لمبا خط انگریزی میں لکھا گیا۔ اور مندرجہ ذیل کتابیں روانہ کی گئیں تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۵ء۔ کلمۃ الفصل۔ ریویو ۱۹۱۵ء فیصلہ حکم۔ شلہ۔

امریکہ مشن حضرت مفتی صاحب کی رپورٹ ایک تواتر کے ساتھ موصول ہوتی ہے۔ قریباً روزانہ ایک کی تعداد میں نو مسلم ہوتے رہتے ہیں۔ نومبر اور دسمبر کا خرچ روانہ کر دیا گیا ؛

گولڈ کوسٹ مولوی فضل الرحمٰن صاحب کا خط موصول ہوا۔ مولوی صاحب کی صحت پہلے سے اچھی ہے سرگرمی اور دل سوزی سے کام میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہو ؛

آسٹریلیا حسن موسیٰ خان صاحب ایک دو ورقہ اخبار مسلم سن شائن اپنے ہاتھ سے لکھ کر شائع کرتے ہیں۔ اور اخباروں اور بعض واقف کار لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ عجیب محنت اور شوق ہے ؛

ماریشس صوفی غلام محمد صاحب اپنے تعلیم و تربیت کے کام میں مشغول ہیں۔ احمدی جماعت میں ایک شادی کے موقع پر تبلیغ کی گئی۔ قریوں سے تمدنی معاملات پر گفتگو ہوئی ؛

لوکل تبلیغ کے متعلق کام شروع ہے۔ اور قادیان کے دوستوں کا جوش تبلیغ روز افزوں ترقی پر ہے اس ہفتہ چار نئے گاؤں حلقہ تبلیغ میں شامل ہوئے۔ پچھلے ہفتہ علاقہ قادیان کے پانچ آدمیوں نے بیعت کی۔ جس میں ایک ایسا شخص بھی تھا۔ جس کے گاؤں میں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ ان میں سے ایک شخص کی بیوی اور دو بچے ہیں گویا کل تعداد بیعت کنندگان ۸ ہوئی۔ عیسائی منادوں سے چند مباحثہ ہوئے۔ ان منادوں کی علمی حالت اکثر کمزور پائی گئی۔ ان لوگوں کو بالکل علم نہیں تھا۔ کہ بائبل میں کوئی اختلاف یا تغیر و تبدل ہوا۔ والسلام

خاکسار :- فتح محمد سیال قادیان

رپورٹ صیغہ بیت المال

دفتر ہذا جلسہ سالانہ کی وجہ سے اپنے صیغہ کی رپورٹ دینے سے معذور رہا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرما دینگے۔

آمد از یکم جنوری تا یکم فروری ۱۹۲۳ء

یکم تا ۷ر جنوری - چندہ ۹-۱۳-۶۰۹۰ ۔ ایس سے وصایا ۲۳۳۰ ہمر ۷ ۔ صدقات ۷-۷ر-۶۱ ۔ مسجد جرمنی ۱۰ر-۳۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۵ر فروری ۱۹۲۳ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ آخری نبی پر محققانہ نظر

مولوی محمد علی صاحب نے خاتم النبیین کی بحث میں "آخری نبی" کے نام سے جو رسالہ لکھ کر اپنے سالانہ جلسہ پر تقسیم کیا تھا۔ اس کا نہایت مدلل اور دندان شکن جواب جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے رقم فرمایا ہے چونکہ یہ جواب بہت لمبا اور مفصل ہے۔ اس لئے اخبار کے کئی نمبروں میں شائع ہو گا۔ ذیل میں اس کا پہلا حصہ درج کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ غیر مبایعین تک اس جواب کو ضرور پہنچائیں (ایڈیٹر)

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس مفصل جواب کے جواب میں جو حضور نے ان کی کھلی چٹھی کا دیا تھا۔ پہلے تو پیغام صلح میں ایک بے معنی اور پُر از مغالطہ تمہید شائع کی (جس کی تردید فوراً ہی بذریعہ اخبار الفضل کر دی گئی تھی) اور اصل جواب کے متعلق لکھا کہ وہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائیگا۔ ان الفاظ سے ہم نے اسی وقت سمجھ لیا تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف اس خوف سے کہ کہیں جلسہ سے پہلے جواب شائع ہو کر ہماری جلسہ کی تقریروں کو پھیکا کرنے کا موجب نہ ہو جائے جلسہ تک اس رسالہ کو شائع کرنے سے رُکے رہینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عین ایام جلسہ میں اسے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

مضامین رسالہ

اگرچہ یہ رسالہ کیا بلحاظ اسکے کہ صرف چند مغالطوں اور عامی استدلالوں کا مجموعہ ہے۔ جن کے بودہ پن کو ہر عقلمند پڑھتے ہی سمجھ سکتا ہے۔ اور کیا بلحاظ اسکے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دلائل کا حقیقی جواب نہیں۔ کیونکہ اس میں ان اغراض کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جن کے لئے وہ دلائل دیئے گئے تھے۔ اور اپنی طرف سے نئے اغراض بنا کر ان کا جواب دینے کی کوشش کیگئی ہے۔ اس قابل تھا کہ اس کے جواب کی طرف التفات بھی کیا جاتا۔ لیکن چونکہ میں نے سنا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اس رسالہ پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ اس کے دلائل کو ناقابل نقض خیال کرتے ہیں۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی توفیق پر بھروسہ کر کے اس کے جواب پر قلم اٹھاتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جواب کو شروع کرنے سے پہلے مولوی محمد علی صاحب کے اس رسالہ کے مضامین کو میں مختلف حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں تاکہ جواب کے سمجھنے میں سہولت ہے۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل باتوں پر بحث کی گئی ہے۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے مُریدین کو گالیاں (۲) حضور پر ایک بیجا الزام (۳) ایک اصل (۴) لفظ خاتم کے متعلق چند مغالطے (۵) حضرت خلیفۃ المسیح کے پیش کردہ حوالوں پیرو تبر ح % (۷) حضرت خلیفۃ المسیح کے حوالوں سے خلاف حائق منشار نکالنا (۸) چند احادیث کے غلط معنے کر کے ان کو اپنے خیال باطل کی تائید میں پیش کرنا۔ سو ان آٹھوں باتوں پر میں اسی ترتیب سے نظر ڈالتا ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب کا معیار گالی

مولوی محمد علی صاحب نے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہوا۔ ایک خاص موقعہ پر بذریعہ "ایک ضروری اعلان" ایک تاکیدی عہد شائع کیا تھا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں۔ اور ہوتے رہنے چاہیئں لیکن اسمیں بھی اسی امر کو مدنظر رکھا جائے کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ اس کی طرف سے رنجیدہ کلمات بھی سننے پڑیں۔ محض بدلہ کے طور پر دل آزار کلمات سے اجتناب کرنا۔ یعنی اگر دوسرا اجتناب کرے تو ہم بھی کریں۔ یہ کوئی بڑا مقام نہیں۔ بلکہ وہ اعلیٰ اخلاق جنہیں اسلام ہمیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کو چاہتے ہیں کہ ہم دوسرے سے رنجیدہ باتیں بلکہ گالیاں سنکر بھی اس کا جواب نرمی سے دیں۔"

مولوی صاحب کے ان الفاظ کو سامنے رکھ کر ہمارے ناظرین کرام ذرا ان پاکیزہ اور محبت بھرے نرم الفاظ کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جو اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے مُریدین کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں حضور کے متعلق یہ الفاظ ہیں :-

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنے نفس کی آرزو کو مقدم رکھنے والا۔ جھوٹ بولنے والا۔ اپنا مطلب نکالنے کے لئے دین کے ساتھ کھیل کرنیوالا۔ غرض پرست۔ تارک دیانتداری۔ اپنی مطلب براری کے لئے اخفائے حق سے کام لینے والا۔ گدی کا خواہشمند۔ دین میں رخنہ انداز۔ جمعداری کا شایق۔ رسُول خدا کے الفاظ کو عمداً پیٹھ کے پیچھے پھینکنے والا۔ اپنے مریدین کو دھوکا دینے والا اپنی امانی کی پیروی کرنیوالا۔ ناجائز کارروائیاں کر کے خلق خدا کو غلطی میں ڈالنے والا۔ اپنے مقدس باپ کے نام کو بٹہ لگانیوالا۔ گری ہوئی چالوں سے کام لینے والا۔ قابل نفرت حرکات کا مرتکب وغیرہ وغیرہ۔ اور مُریدین کے متعلق یہ الفاظ ہیں :- میاں صاحب اگر دن کو رات کہدیں تو رات کہنے والے۔ اور رات کو اگر دن کہدیں تو دن کہنے والے۔ ادہر میں مولوی صاحب کے عہد کو دیکھتا ہوں۔ ادہر مولوی صاحب کے ناشائستہ اور مہذبانہ الفاظ کو پڑھتا ہوں۔ تو میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اور گرداب تفکر میں پڑ جاتا ہوں۔ الٰہی کیا دنیا میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں۔ جو مذہبی لیڈر بننے کا ادعا کریں۔ اور دنیا کے لئے ایک نیک نمونہ کے قائم کرنے میں سابق ہونے کا اعلان کریں۔ اور پھر جس قلم سے اپنے مخالف کے حق میں دل آزار کلمات کے استعمال سے قطعی مجتنب رہنے کا اس قدر تاکیدی عہد لکھیں۔ اسی قلم سے ایک جماعت کے واجب الاحترام امام (جس

% آنکھیں بند کر کے ہر بات کو ماننے والے پیر پرست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے مال اور جانیں قربان ہیں) کے حق میں اتنے گندہ الفاظ استعمال کریں۔ ان دو متضاد تحریروں کو پڑھ کر یہ ذہن میں سمجھ نہیں سکتا۔ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی نقض عہد کرنے والے کے لئے فاسق بن جانے کی صریح وعید کو پڑھتے ہوئے خلاف عہد کوئی کام کرنے کی کوشش کی ہو۔ اس لئے یہی ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا کے رسول کے تخت گاہ کو چھوڑنے کے بعد گالی اور دل آزار کلمات کا معیار ان کے نزدیک اسقدر بلند ہو چکا ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ کو وہ دل آزار سمجھ ہی نہیں سکتے یا بوجہ عادی ہونے کے اب احساس ہی نہیں رہا۔

مولوی صاحب کا بے جا الزام یا بالفاظ دیگر کھلا کھلا افتراء

دوسری بات جو مولوی صاحب نے اس رسالہ میں لکھی ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات پر ایک جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے ناواقف لوگوں کو حضور کی طرف سے بدظن کرنے اور حضور کے متعلق ایک سخت غلط فہمی پھیلانے کے لئے ایک گہری چال سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنے رسالہ کی تمہید میں اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسے نبی کے قائل ہیں۔ جن کے آنے سے قرآن شریف منسوخ ماننا پڑتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے جوئے کو گردن سے اتارنا پڑتا ہے۔ اور نیا کلمہ بنانا پڑتا ہے ورنہ ان الفاظ کے لکھنے کا کیا موقع تھا کہ:۔

"اب میری ان دونوں مسلمان گروہوں کی خدمت میں جو یا تو ایک پرانے نبی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنا مانتے ہیں یا ایک نئے نبی کا آنا مانتے ہیں۔ یہ التماس ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اسلام کی عظمت اسی بات میں ہے کہ اب ایک نبی دنیا کا ہادی ہے نہ قرآن کے بعد ہمیں کسی کتاب کی ضرورت ہے نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے۔ ہمارا ایک خدا ہے ایک رسول ہے ایک کتاب ہے

رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

پہلے اس مضمون میں تو اشاروں سے کام لیا گیا تھا۔ مگر حال میں مولوی محمد علی صاحب کی وہ تقریر جو انھوں نے سالانہ جلسہ پر کی ہے۔ پیغام میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں انھوں نے بالصراحت ہماری طرف اشارہ کرکے لکھا ہے۔ کہ ان لوگوں نے کلمہ منسوخ کردیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار کردیا ہے۔

یہی وہ الزام تھا۔ جو مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہمیشہ دیتے رہے۔ اور احمدیہ جماعت اس کا رد کرتی رہی۔ مگر آج اسی جھوٹ کی سنواست پر ہمارے پیغامی دوست بلکہ ان کے پریزیڈنٹ صاحب تُنہ مار رہے ہیں۔

مولوی صاحب کا قائم کردہ اصل

مولوی صاحب نے اپنے رسالہ کے پہلے ہی صفحہ پر ایک فیصلہ کن اصول قائم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ بحث اصولاً نہایت آسانی سے طے ہو سکتی ہے اگر کوئی قطعی شہادت ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد باب نبوت مسدود ہے۔ تو بلا شبہ کوئی شخص نبی ہو سکتا ہے"

بے شک یہ اصل قابل قدر اصل ہے۔ اور میں بھی اس کی قدر کرتا ہوں۔ کیونکہ نبوت ایک نعمت الہٰی ہے۔ جو ابتدائے دنیا سے مسلط ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاری رہی چلی آتی ہے۔ اب جو لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس نعمت کے بند ہونے پر زور دیتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ بند ہونے کا قطعی ثبوت پیش کریں۔ ورنہ جاری شدہ نعمت کو بند نہیں سمجھا جا سکتا۔

پس اصل سوال یہ ہے۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب نے اپنے بیان کردہ اصل کے مطابق اپنے اس رسالہ میں باب نبوت کے مسدود ہونے کا کوئی قطعی ثبوت بہم پہنچایا۔ جہاں تک میں نے اس رسالہ پر غور کیا ہے۔ مجھے کوئی قطعی ثبوت ایسا نظر نہیں آیا۔ مولوی صاحب نے اپنے زعم میں جن ثبوتوں کو قطعی سمجھ کر پیش کیا ہے۔ وہ تین ہیں:۔

(۱) لغت کی کتابوں میں آخر الانبیاء لکھا ہے۔

(۲) احادیث میں خاتم النبیین یا لانبی بعدی کے لفظ آئے ہیں۔

(۳) اجماع امت۔

کیا مولوی صاحب کے پیش کردہ ثبوت قطعی ہیں

ان ثبوتوں کے متعلق تفصیلی بحث تو میں پھر کروں گا۔ فی الحال میں صرف اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان میں سے ایک بھی ثبوت ایسا ہے۔ جو قطعی ثبوت کہلانے کا مستحق ہو سکے۔

مولوی صاحب کا پہلا زور تو آخر الانبیاء کے لفظ پر ہے چند لغت کی کتابوں سے آخر الانبیاء کے الفاظ نقل کرکے مولوی صاحب یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ میں نے قطعی طور پر ثابت کر دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے آخری نبی ہیں۔ جن کے بعد باب نبوۃ کلیۃً مسدود ہو گیا ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مولوی صاحب نے کیوں لغت کی کتابوں کی چھان بین کرنے میں وقت ضائع کیا۔ اور کیوں اتنی حدیثیں جمع کرنے میں محنت کی اگر آخر الانبیاء کے الفاظ مولوی صاحب کے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے قطعی شہادت تھے۔ تو کیوں مولوی صاحب نے اس حدیث کو ہی نقل نہ کیا جس میں صریح یہ لفظ موجود تھے۔ وہ حدیث بھی کسی معمولی کتاب کی حدیث نہ تھی۔ بلکہ نہایت معتبر کتاب یعنی صحیح مسلم کی حدیث تھی۔ کیا مولوی صاحب کا ایک صحیح حدیث کو جو بظاہر ان کے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے بطور نص تھی۔ چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکتے پھرنا کیا اس امر پر بین دلیل نہیں۔ کہ وہ خود بھی ان الفاظ کو اپنے غلط دعویٰ کے ثبوت کے لئے قطعی شہادت یقین نہیں کرتے۔

445
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب نے اس حدیث کو کیوں چھوڑا

یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مولوی صاحب سے سہواً وہ حدیث رہ گئی ہے۔ کیونکہ وہ ایک مشہور حدیث ہے۔ اور وہی ایک صحیح حدیث ہے۔ جس میں آخر الانبیاء کے صریح الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اور مولوی محمد احسن صاحب کے مجموعہ میں وہ حدیث درج ہے۔ جس مجموعہ کی طرف مولوی صاحب نے بار بار اپنے رسالہ میں اشارہ کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً مولوی صاحب نے اس حدیث کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اگر وہ حدیث پیش ہو گئی۔ تو ہیکل بند لال کی ساری عمارت یکدم گر جائیگی کیونکہ اس حدیث میں جس طرح رسول کریم صلعم نے اپنے آپ کو آخر الانبیاء کہا ہے۔ اسی طرح اپنی مسجد کو آخر المساجد کہا ہے۔ پس رسول کریم صلعم کی مسجد کے بعد اسی کے ماتحت اور مسجدوں کا تعمیر ہونا اگر آخر المساجد کے منافی نہیں ہو سکتا۔ تو رسول کریم صلعم کے ماتحت آپ کی ہی شریعت کو قائم کرنے اور اسی کی طرف بلانے کے لئے کسی نبی کا مبعوث ہو جانا کس طرح آخر الانبیاء کے خلاف ہو سکتا ہے۔ پس یہ حدیث اسبات کو ثابت کرنے کے لئے یقینی حجت ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے مفروضہ معنی پر آخر الانبیاء کے الفاظ قطعاً قطعی شہادت نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ حدیث کے مقابلہ میں لغت کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھکر خود تسلیم کر لیا ہے "فی الحقیقت تو حدیث لغت پر مقدم ہے۔ اس لئے کہ جو الفاظ قرآن نے استعمال کئے ہیں۔ ان اصطلاحات کی اصل شرح نبی کریم صلعم ہی کر سکتے ہیں"۔ مگر اتمام حجت کی غرض سے عرض کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا استدلال لغت سے تب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر مولوی صاحب موصوف کتب لغت سے یہ بھی ثابت کر دیں۔ کہ انہوں نے آخر الانبیاء کے لفظ ان معنوں میں استعمال نہیں کئے۔ جن معنوں میں رسول کریم صلعم نے "آخر المساجد" کو استعمال کیا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف ان معنوں میں استعمال کئے ہیں۔ جن معنوں میں مولوی صاحب موصوف سمجھ رہے ہیں۔

کتب لغت میں آخر الانبیا کا مفہوم

پس جب تک مولوی صاحب یہ ثابت نہ کریں۔ اس وقت تک یہی سمجھا جائیگا۔ کہ مصنفین لغت نے بھی "آخر الانبیاء" کو اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ جس مفہوم کو مدنظر رکھکر حدیث نے آخر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اگرچہ رسول کریم صلعم کی زبان مبارک سے "آخر" کے ایک خاص معنی جو مولوی صاحب کے معنے کے بالکل خلاف ہیں۔ دکھا دینے کے بعد ہمیں اصولاً اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ ہم یہ بھی ثابت کریں۔ کہ مصنفین لغت نے بھی آخر الانبیا سے وہ معنے مراد نہیں لئے۔ جو مولوی محمد علی صاحب لے رہے ہیں۔ کیونکہ مصنفین لغت آخر مسلمان ہیں۔ اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ رسول کریم صلعم کے بیان کردہ معنی کے خلاف کس طرح کوئی معنے کر سکتے ہیں۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اور بحث کو مکمل کرنے کی غرض سے پھر خود مصنفین لغت کے کلام سے ہی بتاتا ہوں۔ کہ وہ آخر الانبیاء کے یہ معنی ہرگز نہ سمجھتے تھے۔ جو مولوی محمد علی صاحب سمجھ رہے ہیں۔

مولوی صاحب نے چار لغتوں کا حوالہ دیا ہے۔ جن میں سے ایک مجمع البحار ہے مصنف مجمع البحار نے بیشک "آخرھم" لکھا ہے۔ مگر جو کچھ اس کے وہ معنے سمجھتے ہیں۔ اس کو انہوں نے دوسری جگہ وضاحت سے بیان کر دیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کا یہ قول "قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ" نقل کر کے اپنی رائے ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔ "وھذا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ" پس جبکہ یہ ثابت ہے۔ کہ وہ صرف شرعی نبی کے آنے کو بند سمجھتے ہیں اور لا نبی بعدی میں نبی سے مراد صرف شرعی نبی لیتے ہیں تو "آخر الانبیاء" سے وہ کس طرح یہ مراد لے سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد باب نبوت کلی طور پر مسدود ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ یقیناً وہ اس جگہ بھی الانبیاء سے مراد شرعی نبی ہی لیتے ہیں۔ ورنہ ان کے کلام میں تناقض ماننا پڑیگا۔

اسی طرح صاحب تاج العروس نے ختم کے معنے بتاتے ہوئے آخر میں ایک بات لکھی ہے جس سے خاتم کے متعلق ان کا عقیدہ صاف طور پر عیاں ہو جاتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں: "والختم عند اھل الحقیقۃ من یختم بہ الولایۃ المحمدیۃ وثم ختم آخر من یختم بہ الولایۃ العامۃ"

یعنی اہل حقیقت کے نزدیک ختم دو قسم کا ہے۔ ایک ختم وہ جس پر ولایۃ محمدیہ ختم ہوتی ہے۔ اور دوسرا وہ جس پر ولایۃ عامہ ختم ہوگی۔ ولایۃ محمدیہ کے خاتم عام طور پر شیخ اکبر کو سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا ان کے نزدیک اس کے بعد کوئی ولی نہیں ہوا۔ اور اسی طرح ولایۃ عامہ کے خاتم مسیح موعودؑ کو سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا ان کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ اب ان دو بزرگوں کا عقیدہ تو واضح ہے تیسرے بزرگ راغب ہیں۔ افسوس ہے ان کا قول نقل کر کے آپ نے نتیجہ غلط نکالا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ "انہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ" جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلعم نے نبوۃ کے تمام اجزا کو اپنے اندر حاصل کیا۔ اور مکمل طور پر نبوۃ کو پایا پس ان معنے کے لحاظ سے یہ کہاں سے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ نبی کریم صلعم کے بعد مطلق نبوۃ کا دروازہ بند ہے۔

چوتھے صاحب لسان ہیں۔ اول تو انہوں نے صریح طور پر خاتم النبیین (ت کی فتح کے ساتھ) لکھکر آخر الانبیاء کے معنے نہیں کئے۔ اگر مان بھی لیا جائے۔ تب بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آخر الانبیاء سے مراد ان کی وہی ہے۔ جو آپ نے سمجھی ہوئی ہے۔ گو ان کی صراحت نہیں۔ مگر ہمیں حدیث اور دیگر مصنفین لغت کے عقائد اور خیالات کو مدنظر رکھکر یہ قیاس کرنا پڑیگا۔ کہ ان کا بھی وہی خیال ہے جو دیگر مصنفین لغت کا ہے

دوسرا قطعی ثبوت

دوسرا قطعی ثبوت آپ نے وہ چند احادیث پیش کی ہیں۔ جن میں لا نبی بعدی اور خاتم النبیین وغیرہ الفاظ ہیں۔

میں ان تمام احادیث کے متعلق مفصل بحث تو اس وقت کروں گا۔ جب ان کا جواب دونگا۔ سردست اتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ لغت میں کوئی لفظ بھی ایسا نہیں۔ جو آپ کے معنے پر قطعی الدلالت ہو۔ کیونکہ جبکہ "آخر" کا لفظ قطعی الدلالت ثابت نہیں ہو سکتا تو خاتم کا لفظ تو بدرجہ اولیٰ قطعی الدلالت نہیں ہو سکتا۔ ہاں آپ نے اس رسالہ کے صفحہ ۸ پر اس کو قطعی الدلالت بنانے کے لئے ایک دعویٰ کیا ہے۔ کہ خاتم کا لفظ جب قوم وغیرہ کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنے بجز آخر کے کچھ ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے "خاتم النبیین" میں صرف آخری ہی مراد ہو سکتی ہے۔ غیر ہرگز نہیں ہو سکتے۔

سب سے مشکل جناب مولوی صاحب کو یہ پہونچی ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف بغیر کسی امر کی پرواہ کئے قانون بناتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو اس امر پر بھی مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان کی ہر بات کو بے سند ہی مان لیں۔ دلیل کا نام لیا نہیں کہ مولوی صاحب کو زیادہ غضب چڑھنا شروع ہوا نہیں۔ مگر خیر پھر تو پھر اور شاید بہت ہوا تو دعا نکم کہنے کا۔ اس لئے مولوی صاحب کی کسر شان وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ قانون صرف مولوی صاحب کی اپنی جودت طبع کا ہی نتیجہ ہے۔ اس سے پہلے کسی پر اس کا انکشاف نہیں ہوا۔ نہ رسول کریم صلعم کو ہی کبھی اس کا خیال آیا۔ نہ مفسرین میں سے کسی کا ذہن اس طرف گیا نہ علمائے اسلام میں سے کسی کے وہم میں یہ بات آئی۔ نہ کسی ادیب کو یہ سوجھی۔ اگر ثبوت درکار ہو تو تقریباً تمام بڑے مفسروں کو دیکھ لو کہ وہ سب مہر کے ہی معنے کرتے ہیں۔ رسول کریم صلعم نے جس طرح آخر کے لفظ کو استعمال کر کے اس کے معنے واضح کر دئے ہیں۔ اسی طرح اس لفظ خاتم کو بھی استعمال کر کے اس کے معنے کو ایسا روشن کر دیا ہے۔ کہ آفتاب نصف النہار کی طرح چمک اٹھا ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "قال انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء غور کرو جبکہ حضرت علی کے حق میں باوجود خاتم الاولیا کے الفاظ موجود ہونے کے ان کے بعد ولی بن سکتے ہیں۔ تو خاتم الانبیاء کے الفاظ سے اس امر کی قطعی شہادت کہاں سے آ گئی کہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں بن سکتا۔ پھر علماء امت کو دیکھ لو۔ کہ وہ خاتم چھوڑ خاتمۃ کو بھی اسی مفہوم میں استعمال کرتے رہے ہیں جس مفہوم میں نبی کریم صلعم نے حدیث میں اسے استعمال کیا ہے۔

ذیل میں میں چند نظائر پیش کرتا ہوں جو آپ کے من گھڑت قانون اور آپ کی قطعیت کے پرخچے اڑا رہے ہیں

امام سیوطی کی نسبت لکھا ہے خاتمۃ الحفاظ المحدثین

۲۔ ابراہیم علقمی کی نسبت مولف حاشیۃ الشہاب لکھتے ہیں۔ خاتم الحفاظ والمحدثین ابراہیم العلقمی۔

۳۔ موطا امام مالک کے شارح کی نسبت لکھا ہے شرح خاتمۃ المحققین و امام العارفین سیدی محمد الزرقانی

۴۔ منحۃ الخالق علی البحر الرائق کے مصنف کی نسبت لکھا ہے۔ خاتمۃ المحققین۔

۵۔ محشی شرح جلال الدین دوانی کی نسبت لکھا ہے حاشیۃ خاتمۃ المحققین۔

۶۔ علامہ ابن تیمیہ مصنف کتاب منہاج السنۃ کی نسبت لکھا ہے۔

کتاب منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعہ و القدریۃ تصنیف الامام الہمام ومقتدی العلماء الاعلام خاتم المجتہدین شیخ الاسلام ابی العباس الشہیر بابن تیمیۃ

۷۔ قاضی ابوبکر الباقلانی کی نسبت لکھا ہے۔ شمس خاتمۃ المحققین

۸۔ شیخ احمد بن محمد بن احمد بن عبد الغنی الدمیاطی کی نسبت لکھی ہے۔ خاتمۃ من قام باعباء الطریقۃ النقشبندیہ

یہ نظائر تو خاتمہ کے متعلق ہیں۔ اب لفظ خاتم کے متعلق بھی دیکھئے۔

۹۔ شیخ ابن عربی کی نسبت لکھا ہے۔ کتاب الفتوحات المکیہ التی فتح اللہ بہا علی الشیخ الامام العامل الراسخ الکامل خاتم الاولیاء۔

۱۰۔ مولانا بحر العلوم اپنی کتاب فواتح الرحموت جلد ۲ صفحہ ۳ پر شیخ ابن العربی کی نسبت یہی تحریر فرماتے ہیں۔ الشیخ الاکبر خاتم نص الولایۃ المحمدیۃ ابن العربی

۱۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی نسبت لکھا ہے مصفی و مسوی ہر دو از عمدہ تالیفات خاتم المجتہدین حجۃ اللہ علی العالمین۔

یہ خاتم کے نظائر ہیں لفظ آخر کی نسبت بھی ایک نظیر ملاحظہ کیجئے

۱۲۔ امام شوکانی کی نسبت لکھا ہے۔ قاطع المبتدعین آخر المجتہدین۔

اب یہ بارہ علمائے دین کی شہادتیں ہیں۔ ادباء میں سے متنبی بڑا ادیب مانا گیا ہے۔ اس کا بھی ایک شعر نقل کر دیتا ہوں

لا تطلبن کریما بعد رؤیتہ
ان الکرام باسخاھم ید ختموا

اس کے معنے بھی میں خود نہیں کرتا۔ بلکہ جو شرح لکھے گئے ہیں وہی عرض کئے دیتا ہوں۔

علامہ عسکری لکھتا ہے۔ اذا رایتہ فلا تطلب بعدہ کریما فھو خاتم الکرماء۔ یعنی جب تو اسے دیکھ لے۔ تو پھر کسی اور کریم کی تلاش مت کر۔ کہ وہ خاتم الکرماء ہے۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ دنیا میں ممدوح کے علاوہ کوئی کریم ہی نہیں۔ اور نہ اب کوئی کریم اس کے بعد پیدا ہوگا۔

مولوی صاحب۔ کیا ان تمام علماء کی مراد الفاظ خاتمہ۔ خاتم اور آخر سے یہ ہے۔ کہ ان بزرگوں کے بعد جن کے حق میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ نہ کوئی حافظ ہوا ہے نہ محقق ہوا ہے۔ نہ محدث ہوا ہے۔ نہ کوئی مجتہد ہوا ہے۔ اور نہ کوئی ولی ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ یا یہ تمام علماء آپ کے نزدیک عربی زبان اور اس کے محاورات سے جاہل مطلق تھے۔

ان علماء کے بعد خود حضرت مسیح موعودؑ کا استعمال بھی دیکھ لیجئے۔ غالباً یہ کہنے کی تو آپ جرأت نہیں کریں گے۔ کہ عربی علم ادب میں آپ مسیح موعودؑ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ جس طرح کہ آپ نے قرآن و حدیث کے متعلق اپنے فہم کو حضورؑ کے فہم سے بڑھ کر قرار دیا ہے۔ حضورؑ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں۔ وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ۔ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء۔

446

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کے بعد ختم نبی النبیون کو آپ نے قطعی شہادت قرار دیا ہے۔ سو اس کے متعلق بھی لا ولی بعدی الا الذی ھو منی و علی عھدی۔ یعنے میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں۔ جیسے کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہو گا اور میرے عہد پر ہو گا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

اور اگر آپ کو اس سے بھی تسلی نہ ہو۔ تو آپ اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۴۱ کھولکر دیکھ لیجئے۔ اور اسمیں آپ نے مسیح موعود کو خاتم الخلفاء لکھا ہے۔ مگر ساتھ ہی اپنے ہاتھ بھی کاٹ لئے ہیں۔ سُنئے وہاں آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ اسلامی سلسلہ کو خدا نے قیامت تک زندہ رکھنا ہے۔ اور اس کی زندگی کے سامانوں میں سے ایک یہ بھی مقدر فرمایا کہ مجدّدین پیدا ہوتے رہینگے۔ اس لئے سلسلہ محمّدیہ کا خاتم الخلفاء ان معنوں سے نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کے بعد کوئی خلیفہ نہ آئے۔ بلکہ ضروری ہوا۔ کہ وہ بلحاظ پوری عظمت کے خاتم الخلفاء کہلائے۔ اگر سلسلہ محمدیہ بھی سلسلہ موسویہ کی طرح مسیح کے ساتھ ختم ہونیوالا ہوتا تو اس سلسلہ کے مسیح کو وہ عظمت حاصل نہ ہوتی جو محض ان کا آخری خلیفہ ہوتا۔ مگر جس صورت میں خلفائے محمّدی کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے چلنے والا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء بھی ایک خاص معنے میں خاتم الخلفاء ہوا۔"

مولوی صاحب خاتم القوم کا محاورہ آپ کو آج یاد آیا کیا اسوقت یاد نہ تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھ چکے ہیں۔ کہ اس کے معنی ہیں ا۔" لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس۔ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا آدمی نہ ہو گا۔ جسے اللہ تعالیٰ نئی شریعت دیکر بھیجے۔

اس کے بعد "لانبی بعدی" کو آپ نے قطعی گردانا ہے لیکن اس کے متعلق میں پہلے بتا آیا ہوں۔ کہ علماء اس کے معنے یہی کرتے رہے ہیں کہ اسمیں صرف شریعت والے نبی کی نفی ہے نہ مطلق نبوت کی۔

پس ثابت ہوا۔ کہ آپ کی پیش کردہ احادیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہمہ وجوہ باب نبوت کو بند کرنے کے لئے قطعی شہادت کا کام دے سکے ✦

تیسرا قطعی ثبوت

تیسرا قطعی ثبوت آپ نے اجماع اُمّت کو پیش کیا ہے اوّل تو محققین نے کسی مسئلہ پر اجماع اُمّت کو محال اور اس کے مدعی کو کاذب قرار دیا ہے۔ مگر اگر تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تب بھی یہ حجت نہیں۔ اور نہ اسے آپ حجت تسلیم کرتے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک اس قسم کا اجماع اُمّت حجت اور کسی بات کے ثابت کرنے کے لئے قطعی شہادت ہے۔ تو کیا آپ وفات مسیح کے عقیدہ کو چھوڑ کر حیات مسیح کے عقیدہ کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ حیات مسیح پر مسئلہ زیر بحث سے بڑھکر اجماع اُمّت ہوا ہوا ہے۔ اگر حیات مسیح میں اجماع امت غلطی کر سکتا ہے۔ تو مسئلہ نبوت میں کس طرح اجماع قطعی شہادت بن گیا۔ کچھ تو انصاف سے کام لیں۔ اسی طرح کیا آپ اس اجماع کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ایک مستقل نبی دوسرے نبی کا مطیع بنا دیا جائیگا۔ کیونکہ مسلمانوں کا اسپر اجماع ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ آخری زمانہ میں نازل ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع بنائے جائینگے۔ اگر ان اجماعوں کو آپ ماننے کے لئے تیار نہیں تو یہ کہتے ہوئے کہ کیا اجماع اُمّت ۱۳۰۰ برس غلطی پر رہا۔ کچھ تو شرمائیں۔ مولوی صاحب یاد رہے کہ اس مسئلہ میں اگر کوئی اجماع ہے تو اس بات پر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے تابع آپ کی شریعت کی طرف بلانیوالا نبی آسکتا ہے۔ اور ایسے نبی کا آنا آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں۔ مولویصاحب میں نے براہین قاطعہ سے آپ کے پیش کردہ تینوں باتوں کو غیر قطعی الدلالت ثابت کر دیا ہے۔ اب یا تو ان دلائل کو توڑیں یا حسب اقرار خود اسبات پر ایمان لائیں کہ نبی کریم ؐ کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو حضور کا بروز کامل

گورو گرنتھ صاحب کی زبردست پیشگوئی

اگرچہ جنم ساکھی بھائی بالا میں صاف طور سے گورو نانک صاحب نے بتلا دیا تھا۔ کہ ایک عظیم الشان گورو تحصیل بٹالہ میں ہو گا (قادیان) اور پھر نت نیم اور دسویں بادشاہی کے گرنتھ صاحب میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ جگت کا عیسیٰ اصلاح خلق کے لئے آ دیگا۔ جو دشٹوں کو تباہ کریگا۔ اور نیکوں کی رکھشا کریگا (دیکھو رسالہ اسلام و گرنتھ) لیکن اب ہم گرنتھ صاحب جی آد سے حضرت مسیح موعود احمد مہدو کی پیشگوئی پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود ؑ کے سوا کسی اور پر چسپاں ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ شبدجس میں پیشگوئی ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

صاحب کے گُن نانک گاوے ہاس پری وچ اکھ سو
جن اُپائی رنگ روائی بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا
سچا سو صاحب سچ تپاوس سچڑا نیاؤں کریگ مسو
کائیاں کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان سمال سی بولا
آون اٹھترے جان ستانوے ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلا
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائیسی سچ کی بیلا

۵-۳-۲

(گرنتھ صاحب جی آد مہلہ ۱ صفحہ ۱۱۳۷)

ترجمہ مع شرح:۔ نانک مالک حقیقی کی حمد میں گیت گا رہا ہے۔ اور حالت مراقبہ میں ہو کر (جیسا ولیاء اللہ کو الہام اور کشوف کا شرف حاصل ہوتا ہے) ایک مسئلہ بیان کرنے لگا ہے۔ وہی مالک حقیقی ہے جس نے گوناگوں مخلوق پیدا کی۔ اور آپ مخلوق سے الگ عرش پر متمکن ہوا۔ وہی مالک حقیقی سچی باتیں بتاتا ہے۔ اور بتادیگا۔ وہی عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا۔ اور جھوٹ کو دُور کر دیگا۔ ایک زمانہ آتا ہو کہ ہندوستان کے شمال سے ایک منادی کرنیوالا ایک پیشگوئی کی منادی کریگا۔ اور وہ یہ کہ خلق خدا پر قہر الٰہی نازل ہو گا۔ جس سے مخلوق کا جڑ مولی کی طرح کاٹی جاویگی۔ کیونکہ لوگ مالک حقیقی کو فراموش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرکے اس مُردار دُنیا پر کُتوں اور گِدھوں کی طرح پل پڑے ہونگے۔ اور وہ عظیم الشان گورو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شاگرد اور چیلا ہو گا۔ اور اس کے ظہور کا وہ وقت ہو گا جبکہ سمت بکرمی سے سمت ۱۸۹۷ گذر چکے ہونگے۔ اور سمت ۱۹۷۸ کا سال آنے تک اس کا دور گذر چکیگا۔ یعنی وہ سمت ۱۸۹۷ اور سمت ۱۹۷۸ کے درمیان ہو گا۔ یہ الہامی بات ہے۔ جو نانک بہر حال سنا کر رہے گا۔ کیونکہ یہ بات سچ ہے۔ اور سچی بات کے کہنے کا یہی موقع و محل ہے۔

گرنتھ صاحب میں مذکورہ بالا شبدوں سے پہلے فیج اعوج کا ذکر ہے۔ جبکہ قرون ثلاثہ کے بعد کذب پھیل چکا تھا اور ہندو مسلمان دونوں دھرم و دین کھو چکے تھے۔

خلاصہ ۔ اول اس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ یہ الہامی پیشگوئی ہے (۲) یہ کہ اس میں اس زمانہ کا ذکر ہے جب زمین عدل و انصاف سے بھر جاویگی (۳) ایک مصلح اور گورو کا ظہور ہو گا۔ اور (۴) وہ خود صاحب شریعت نبی نہ ہو گا۔ بلکہ کامل اور مکمل مرد یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فرزند اور شاگرد ہو گا (۵) گروہ گورو شمالی ہندوستان یعنی پنجاب میں مبعوث ہو گا (۶) اور وہ گرو خطرناک عذاب الٰہی مثل زلازل پلیگ اور جنگ کی پیشگوئی کرے گا۔ (۷) اور کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق کثیر حصہ مخلوق الٰہی کا عذاب شدید میں مُبتلا ہو جائیگا (۸) اس نبی مصلح کا زمانہ بعثت سمت بکرمی ۱۸۹۷ اور ۱۹۷۸ کے درمیان ہو گا (مبارک وہ جو پہلی رات کے چاند کو دیکھ لے)

میں نے بڑے بڑے گرنتھیوں سے اس پیشگوئی پر بحث کی ہے۔ مگر وہ سب "جتنے منہ اتنی باتیں" کے مصداق ثابت ہوئے۔ ہر ایک کے معانی اور تفاسیر متناقض اور خلاف واقعات عالم ثابت ہوئے۔ اب ہم اخباری دنیا میں اسے پیش کرکے حق و انصاف کا واسطہ دیتے ہیں۔ کہ آؤ اگر چولہ صاحب سے آپ لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ تو دسویں بادشاہی کے گرنتھ صاحب کے شبد در بارہ جگت جیتی سے ہی کھل جاویں۔ اور اگر اس پر بھی تسلی نہیں ہوتی۔ تو ہم واقعہ پر گرنتھ بٹالہ کے گورو اور مہدی سے گورو کے چیلے ہدایت پاویں۔ ورنہ گورو نانک کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر" کے مطالعہ سے سینہ منور ہوں۔ اگر اب بھی سینہ صاف نہیں ہوتا تو آؤ گرنتھ کی مذکورہ بالا پیشگوئی پر ایمان لاؤ۔ اور ہدایت پاؤ۔ ورنہ گورو کے سرابوں کا پھل پاؤ گے۔

سکھوں کا پرانا سیوک
مہر سنگھ (بی اے) از قادیان

آریہ تہذیب کا نمونہ

آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ نیوگ شہوت رانی کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ سوامی جی نے بڑی دُور اندیشی سے کام لیکر محض اولاد حاصل کرنے کی خاطر اس کی ایجاد یا تجدید کی ہے۔ جیسا کہ سوامی جی خود ہی فرماتے ہیں:۔

"سوامی جی نے لکھا ہے کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلیٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ تب نیوگ ہونا مناسب ہے۔ جب اولاد بالکل نہ ہے۔ تب نیوگ ہو۔

اگر آپت کال یعنی پیدائش اولاد کی خواہش (مرد و زن) کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا، اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وہ نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں۔ تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس کے پیچھے صحبت نہ کریں۔ اور اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک، حاصل کلام مذکورہ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے (یعنی دس کے بعد ناقل) شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے برشٹ یعنی گرے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ اور اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں۔ تو شہوت پرست اور لائق مذمت سمجھے جاتے ہیں۔ یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لیئے کئے جاتے ہیں۔ اندھا شہوت رانی کے لئے نہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷)

اس طویل عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ سوامی جی کے نزدیک نیوگ صرف انہی کے لئے ہے۔ جو نامرد ہوں۔ مگر اولاد کی تمنا کرتے ہوں۔ یا بیوہ عورت اور رنڈوا مرد نیوگ کر سکتا ہے۔ مگر اپنے نفس کا غلام بن کر نہیں۔ بلکہ محض اولاد کے حصول کیلئے یعنے اگر بیوہ عورت کی اولاد ہو یا رنڈوا مرد بھی صاحب اولاد ہو۔ تو وہ نیوگ کرنے سے "شہوت پرست" اور "دھرم سے گرے ہوئے" سمجھے جائینگے۔ کیونکہ نیوگ کا سبب صرف حصول اولاد ہونا چاہیئے۔ اس سے اگر کوئی تجاوز کرے۔ تو وہ سوامی جی کے "شہوت پرست" "دھرم سے گرے ہوئے" اس فتویٰ کے ذیل میں سمجھا جائیگا۔

مگر آہ! کیا کریں۔ اگر سوامی جی نے اس حیا سوز تعلیم کا باب یہیں بند کر دیا ہوتا۔ تب بھی ایک بات تھی۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ بانی آریہ سماج آگے چلکر نیوگ بازی کی عام اجازت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے۔ تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔" صفحہ ۱۳۹

مگر شکر ہے کہ سوامی جی نے ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ:۔

"رنڈی بازی یا زنا کاری کبھی نہ کریں"۔

پہلے تو فرمایا۔ نیوگ محض اولاد کے لئے ہے۔ اور جو ایسا نہ کریگا۔ وہ شہوت پرست اور بیدین سمجھا جائیگا۔ مگر دوسری جگہ لکھ دیا۔ کہ ہاں اگر رہا نہ جائے۔ تو نیوگ بازی کی اجازت ہے۔ مگر زنا کاری اور رنڈی بازی نہ کریں۔ کیا ہی موٹے کی بات ہے۔ ایک طرف تو شہوت رانی کی تعلیم دیں۔ مگر ساتھ ہی کہدیں۔ رنڈی بازی نہ کرنا۔ جو نہیں رنڈی بازی یا زنا کاری اور کس کا نام ہے۔ عورت تو ہو حاملہ اور رہا نہ جائے مرد سے۔ اور اسے اجازت دیں سوامی جی نیوگ کرنے کی۔ تو کیا یہ "شہوت پرستی" اور "دھرم سے گرا ہوا" عمل نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید ہے آریہ مسافر دہلی اسپر ضرور روشنی ڈالیگا۔ ہاں یاد آیا۔ سوامی جی نے اس قسم کی ایک بات علاقہ گجرات میں بھی دوران لیکچر میں کسی ۔۔۔۔ کے جواب میں فرمائی تھی۔ جو بطفیل پنڈت لیکھرام ہم تک پہونچ گئی۔ جسے ہم ناظرین تک پہونچا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام سوانح نگار شری سوامی دیانند لکھتا ہے کہ

"دوسرے دن سوامی جی نے مورتی پوجا کھنڈن (تردید بت پرستی) پر لیکچر دیا۔۔۔۔۔ اور مندروں میں عورتوں کے جانے اور وہاں کی دُردشا (بری حالت) کا بیان فرمایا۔ جس میں کسی شخص نے مکان کی چھت بجانب مغرب سے یہ سوال کیا کہ آپ نے فرمایا کہ استری (عورت) کو اچت (مناسب) ہے کہ سال میں ایک ہی بار اپنے پتی (خاوند) کے پاس جائے یعنی برہمچار (زنا) نہ کرے۔ مگر جس (عورت) کا پتی طوائف (کنچنی) کے پاس جائے اسکی عورت کیا کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی عورت بھی ایک مضبوط سا آدمی رکھ لے"

دیکھو جیون چرتر کلاں مرتبہ لیکھرام صفحہ ۳۵۵

ایھا الاحباب! یہ ہے وہ ویدک تہذیب اور یہ ہے وہ شائستگی اور نیکی کی تعلیم جو اس زمانہ میں آریہ سماج کا نخر ہندوستان کے رہنے والوں کو سکھلانے کیلئے آیا ہے۔ ہم اسپر کیا لکھیں اور کیا نہ لکھیں شرم آتی ہے۔ حیا مانع ہے مزید حاشیہ آرائی سے قلم بھی رکتا ہے۔ چونکہ خود یہ عبارت ہی آپ اپنی تفسیر ہے۔ اس لئے اسپر کچھ اور لکھنا لاحاصل ہے مگر ہاں آریہ مسافر کے ایڈیٹر سے یہ سوال ضرور کریں گے کہ کیا دیانندی تہذیب یہی ہے۔ اور آریہ پاکیزگی اسی کا نام ہے؟

فضل حسین احمدی مہاجر

حوالے کی درخواست

خاکسار نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی بارگاہ ارفع میں یہ التجا کی تھی کہ آپ نے جو سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود کی طرف یہ فقرہ منسوب کیا ہے۔ کہ "میں حنفی المذہب ہوں" اسکا حوالہ دیجئے۔ تا میں اسپر غور کرکے دیکھ سکوں۔ کہ یہ کس قسم کی نبوۃ ہے۔ کہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرتے ہیں"

ہر سعادتمند انصاف پسند اس انتظار میں ہوگا۔ کہ پیغام صلح میں اس کتاب یا رسالہ کا نام بقید صفحہ و سطر چھپ جائیگا۔ مگر آہ پیغام بلڈنگز میں جنس صداقت کہاں۔ درخواست دیکھتے ہی لگے ایچا پیچی سے کام لینے۔ کبھی کہا جاتا ہے۔ کہ اور حوالوں سے کیا فائدہ اٹھایا جو اس حوالہ کی دریافت ہے۔ بھائی! جو یہی بات تھی۔ اور الیوم یئس الذین کا مصداق اپنے آپ کو سمجھ لیا تھا تو حوالہ ہی پیش کیوں کیا تھا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے حوالوں سے میں نے بارہا بہت فائدہ اٹھانا چاہا۔ مگر جب بھی کوئی حوالہ طلب کرتا ہوں آپ چنان خفتہ اند کہ گوئی "بن جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا حوالہ چاہیئے یا بعد کا۔ حضور والا معلوم ہوتا ہے آپ کے پاس دونوں حوالے ہیں۔ دونوں طرف سے دیدیجئے۔ فائدہ اٹھانے کے لئے تیار رہوں۔ ہاں یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کی شان ماموریت ہی نے نہیں آپ کا مطیع بنا یا لیں دعوئی ماموریت کے بعد کا حوالہ مسلم ہوگا۔ باقی یہ کہ جو حنفی پہ عامل ہو۔ یا اپنے پیروں کو عمل کرنے کی تاکید کرے وہ حنفی المذہب ہے یا نہیں۔ میں حیران ہوں۔ آپ کو اسقدر گھبراہٹ کیوں ہے۔ یہ آپ سر پر پاؤں رکھکر کیوں بھاگنا چاہتے ہیں۔ کیا خدا نخواستہ حضرت مسیح موعود کی طرف جو فقرہ منسوب کیا تھا وہ نہیں۔ اور آپ مختلف عبارتوں سے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس کے متعلق مفصل عرض کروں گا۔ پہلے حوالہ تو دیں "تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ آپ کو تو حیرت ہے کہ نبی اور حنفی۔ اور مجھے حیرت ہے کہ آپ ایک بزرگ کو مجدد و ماموربان کر ابوحنیفہ کا مقلد بنا رہے ہیں۔ بھلا کبھی مجدد تقلید نہیں کرتا۔ ایک مجتہد صاحب مذہب بھی مثلاً امام شافعی امام مالک۔ امام احمد حنبل یہ مامور نہیں تھے۔ مجدد نہیں تھے۔ پھر بھی امام ابوحنیفہ کی پیروی نہیں کرتے۔ دماغ چھ سات سال ہی میں کیوں اسقدر بوسیدہ ہوگئے ہیں کہ ان میں کبر و انانیت کے کیڑوں نے حماقت و سفاہت کے انڈے دینے شروع کردئے ہیں۔

اکمل

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

میسرز دی پروپرائیٹرز آف دی پنجاب الائینس کشن روڈ لاہور نیلام کنندگان نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ بروز سوموار ۵ رفروری سنہ ۲۳ء اور اس کے بعد کے دنوں میں ہر روز صبح ۹ بجے جنرل سٹورز ڈیپو مغلپورہ (لاہور) میں تقریباً ۲۵۸۰ ٹن رڈی آئرن سکریپ اور کچھ تعداد دیگر سکریپ میٹل اور مشنری کی جو قابل فروخت ہوں گی۔ نیلام عام کے ذریعہ فروخت کریں۔

فروخت کی شرائط اور قواعد نیلامی کے وقت ظاہر کئے جائیں گے۔

دفتر کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) مورخہ ۲۵ رجنوری سنہ ۲۳ء

سی۔ ایف لینجر
کنٹرولر آف سٹورز
نارتھ ویسٹرن ریلوے

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک بٹوٹ کیس اٹیچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ ہولڈال۔ بستر بند کالر کیس ٹائی کیس۔ برش۔ بلاٹنگ پیڈ۔ ٹینس۔ پیٹیاں گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ خوش نما اور خوبصورت پائیدار نہایت عمدہ مضبوط مثل ولایتی سنہ رجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجئے۔

خاکسار الطاف حسین احمدی حنیفی لیدر گڈس مینو فیکچرر شور دروازہ شہر سیالکوٹ

میں ایک احمدی ہوں

تجارت سے بفضلہ تعالیٰ اچھی طرح واقف ہوں۔ خط و کتابت انگریزی میں اچھی طرح کر سکتا ہوں انٹرنس تک تعلیم ہے۔ اگر کسی صاحب کو تجارت کے واسطے ضرورت ہو یا ملازم رکھنا چاہتے ہوں۔ یا آپ کو کسی ملازمت کی اطلاع ہو یا آپ کے کسی دوست کو ضرورت ہو۔ خواہ کسی جگہ ہو۔ ہندوستان میں ہو۔ یا باہر تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمادیں۔

ک۔ م معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ ہدایت

جس کے متعلق

الفضل کے ایک لیڈنگ آرٹیکل

میں مفصل طور پر تشریح اور تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ اس کی تعداد تھوڑی ہے۔ جن دوستوں نے خریدنی ہو۔ وہ فوراً منگالیں۔ ورنہ طبع ثانی کی انتظار طویل کرنی پڑے گی۔ قیمت ۲؍

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام سر سید جسمیں اسلام کی تعلیم اور یورپ کے علوم جدیدہ کے متعلق نہایت لطیف پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اصل لاگت اسکی قیمت رکھی ہے۔ یعنی صرف ۱۰؍ بغرض تقسیم ایک روپے کے ۱۲ عدد احباب اسکو بکثرت تقسیم کریں۔

خزینۃ العرفان حصہ چہارم جن مستقل خریداروں کے پاس نہیں پہنچا۔ وہ خود ہی خط لکھکر جلد منگالیں ورنہ فائل نامکمل رہیگا۔ حصہ پنجم جسمیں ۱۲ پارہ تک کی تفسیر ہوگی طیار ہو رہا ہے۔ حصہ چہارم کی قیمت ۹؍ مکمل یعنی چاروں حصوں مجلد کی قیمت ۵؎ ہے۔

شیعوں کی تردید میں لانظیر تصنیف یعنی خلافت راشدہ مولفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم قیمت ۱۲؍

فہرست اور سلسلہ کی تمام کتب کے ملنے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب بی اے سب جج درجہ چہارم تحصیل زیرہ

مقدمہ ۶۵۲ بابت ۱۹۲۲ء

دھنی رام پسر تنبا مل ذات گوسوال ساکن بوتیانوالہ تحصیل زیرہ مدعی

بنام

محمد اولاد امیر ذات موچی ساکن بوتیانوالہ تحصیل زیرہ مدعا علیہ

دعوٰی دلا پانے مبلغ ۵ ۲۲۰ روپیہ اصل معہ سود بر و تمسک

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے لہذا اسکو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۴ حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ ہذا کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۳ بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط بخط انگریزی — (مہر عدالت)

چھپ گئیں! چھپ گئیں!! چھپ گئیں!!!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مندرجہ ذیل نایاب و نادر کتابیں۔ خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔

انجام آتھم ۶؍	تریاق القلوب ۱۲؍	لیکچر سیالکوٹ ۴؍	برکات الدعا ۴؍
تقریریں ۳؍	راز حقیقت ۲؍	تحفہ ندوہ ۴؍	تحفہ غزنویہ ۴؍
ضرورت الامام ۴؍	تحفہ قیصریہ ۴؍	دافع البلاء ۳؍	منن الرحمن ۱۲؍
فریاد درد ۸؍	تجلیات الٰہیہ ۱؍		

انکے علاوہ بھی تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

شفاخدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں۔ (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دینے کا بیڑہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلا امتیاز سب کے لئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ ہر ایک چیز اسی کے حکم کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویہ دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ لہذا ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کیلئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی بس سرٹیفکیٹ نہیں بلکہ سچ جھوٹ کے پرکھنے کے لئے سب سے بہتر کسوٹی تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دینگے کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن گودھرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں قومی لیڈروں کا اجتماع

سارے ملک کے لیڈر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ساؤتھ سوراجیہ خلافت پارٹی نے ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو پروگرام تیار کرنے کے لئے بیٹھک شروع کر دی ہے اور ۲۹ ماہ حال کو ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی امید ہے اس روز پہونچ جائینگے۔ دیش بندھو داس۔ حکیم اجمل خاں۔ سیٹھ مورتی بیلو۔ بھگوانداس۔ این۔ سی کیلکر۔ اے۔ ایس رنگا آئنگر وغیرہ پہنچ چکے ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو کی انتظار ہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد بھی پہنچ گئے ہیں۔

خلافت سوراجیہ پارٹی کے لیڈر پبلک جلسہ کر کے نہایت زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ سمجھوتہ کے لئے بھی زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔

گجرات میں قومی پرائمری سکول کی امداد

گجرات نیشنل یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ گجرات میں پرائمری سکولوں کو جاری کرنے کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جاوے۔

احمد آباد میں بدیشی کپڑے کی دکان پر پہرہ

احمد آباد ۲۵ جنوری۔ بدیشی کپڑے کی دو دکانوں پر پہرہ لگایا گیا ہے۔ شریمتی کستوربائی گاندھی نے خود پہرہ دیا تھا۔ دکانداروں نے بدیشی مال کی فروخت بند کر دینے کا وعدہ کیا۔

لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی افتتاحی رسم

دہلی ۳۱ جنوری۔ وائسرائے ہند ممبران کونسل اور اعلیٰ عہدہ داروں کی موجودگی میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی افتتاحی رسم ادا کی۔

اس ہسپتال کا الحاق لیڈی ہارڈنگ کے اس میڈیکل کالج سے کیا گیا ہے۔ جو کہ مستورات کے لئے کھلا ہوا ہے۔

لنکا اور ہندوستان کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت

ترچناپلی ۳۰ جنوری۔ تالائی منار اور کولمبو کے درمیان میل گاڑیاں یکم فروری سے دن کے وقت چلا کریں گی۔ جن مسافروں نے لنکا سے آنا جانا ہوگا ان کو رامیشورم ایکسپریس ٹرین دہانشکوڈی کے راستہ لیجایا جائیگا۔ وہاں سے ایک سٹیمر مسافروں کو تالائی منار کے اسٹیشن پر پہنچا دیگا۔

صوبہ سندھ

میں عدم تعاون کی تحریک کے سلسلے میں کل ۲۳۶ آدمیوں کو سزا دی گئی۔

ڈاکخانہ کی آمد

پچھلے اپریل سے دسمبر تک گورنمنٹ سندھ کو ڈاک خانوں سے [illegible] روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

عورتوں کیلئے طبی اسکول

گورنمنٹ مدراس نے یکم جولائی ۱۹۲۳ء سے عورتوں کے لئے ایک طبی اسکول کے قیام کی منظوری دیدی ہے۔ اسکول مذکور میں ہر سال ۲۵ عورتیں داخل کیجائینگی۔ بعض عورتوں کو ۲۰ روپیہ ماہوار تک وظائف بھی دئے جائینگے۔ کامیابی کے بعد ان عورتوں کو جنہوں نے گورنمنٹ سے وظیفہ لیا ہے۔ سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر مقرر کیا جائیگا۔

لارڈ ریڈنگ استعفیٰ نہ دینگے

انڈیا آفس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ استعفیٰ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

والیٔ راج جودھپور ریاست

ہز اکسلنسی وائسرائے نے جودھپور پہونچکر مہاراجہ جودھپور کو والیٔ ملک کے اختیارات تفویض کئے۔ اور اس سلسلہ میں ایک پر زور تقریر کرتے ہوئے سابق مہاراجہ سر پرتاب سنگھ کی بڑی تعریف کی۔

لاہور میں ایک چینی کا لیکچر

۲۸ جنوری۔ اتوار کو صبح ۸ بجے بریڈلا ہال لاہور زیر صدارت خان بہادر شیخ عبدالقادر بی۔ اے ایل۔ ایل بی ایک جلسہ ہوا جس میں ایک چینی مسٹر ٹی زیلکو نے ایک تقریر کی۔ جس میں بتلایا کہ ہندوستان اور چین دونوں ملکوں میں ایک ہی سال ۱۹۱۹ء میں آزادی کی تحریک زوروں پر شروع ہوئی تھی۔ چین میں پہلے طلباء میں شروع ہوئی۔ مگر چین کی حالت ہندوستان سے بدتر ہے۔

مسلمان اکالی ہو گئے

قصور تحصیل کے موضع کوٹوالی میں ایک مسلمان گگھڑ اور لاہور تحصیل کے موضع فرداد کا ایک اور مسلمان اکالی بن گئے۔ کیونکہ ان کو اپنے مذہب کی واقفیت نہ تھی۔ اور اکالیوں کی مذہبی سرگرمی سے متاثر ہو گئے۔

ڈیرہ غازی خان جیل میں لیڈروں کی فاقہ کشی

ڈیرہ غازی خاں جیل میں سردار کھڑک سنگھ وغیرہ لیڈران کے ساتھ بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۲۶ جنوری کو شہر میں ہڑتال کی گئی۔ سب کاروبار بند کیا گیا۔ اور جلوس نکالا گیا۔

کلکتہ میں حادثہ قتل

کلکتہ یکم فروری۔ کل شب کو کلکتہ کے نواحی مقام بیلی گھاٹ میں ایک قاتلانہ حملہ کا وقوعہ ہوا۔ جس میں ایک یورپین مسٹر بریڈل جو ایک مقامی کارخانہ میں اسسٹنٹ تھے۔ سخت مجروح ہوئے۔ اور ایک ہندوستانی عورت قتل کر دی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ بدھ کے روز مسٹر بریڈل نصف شب کو اپنی قیام گاہ پر واپس آئے۔ اور دربان کو حکم دیا کہ صبح پانچ بجے ایک گاڑی لے آنا۔ چنانچہ جس وقت یہ دربان اپنے آقا کو گاڑی کے آجانے کی اطلاع دینے کے لئے آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا آقا خون میں ڈوبا ہوا پڑا ہے۔ اور ہندوستانی عورت کے پیٹ میں کسی نے چھری بھونک دی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی روح پرواز کر چکی ہے۔ چنانچہ مسٹر بریڈل کو فوراً شفاخانہ پہنچایا گیا۔ جہاں کہ وہ زیر علاج ہیں۔ مگر حالت بہت نازک ہے۔ اور زندگی کی کوئی امید نہیں۔

پٹیالہ ہائی کورٹ کا نیا جج

مسٹر رفیق محمد خاں بیرسٹرایٹ لاء جو پہلے دربار نابھہ میں ملازم تھے۔ اب پٹیالہ ہائی کورٹ کے جج بنائے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

نیویارک اور لندن کے درمیان ٹیلیفون لگا کر اس کے ذریعہ باتیں کی گئیں۔ لندن کی باتیں صاف صاف نیویارک میں سنائی دیں نیویارک (امریکہ) لنڈن سے ۳۲۰۰ میل دور ہے۔

اناطولی ریلوں سے یونانی و ارمن ملازمین کی علیحدگی اناطولیہ کی ریلوے لائنوں پر جسقدر یونانی اور ارمن باشندے ملازم تھے ان کو علیحدہ کر کے ان کی بجائے مسلمان رکھے گئے ہیں۔ اس محکمہ کے انگریزی و فرانسیسی منتظمین نے اس تبدیلی پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ یونانی و ارمن ملازمین کے مقابلہ میں وہ ترکی ملازمین کو زیادہ قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔

اناطولیہ میں یونانی تباہ کاریوں پر اول ترکی رپورٹ اناطولیہ میں یونانی مظالم و تباہ کاریوں کی تحقیقات کے لئے جمعیۃ ملیہ کی مجلس نے جو کمیشن مامور کی تھی اس نے اپنی رپورٹ کی پہلی قسط شائع کر دی ہے۔ ہم ذیل میں اس رپورٹ کا لب لباب درج کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اپنے اعلیٰ کمانیر کے حکم کے بموجب یونان کی باقاعدہ فوجوں نے مختلف مقامات پر آگ لگا کر اناطولیہ میں مسلمانوں کو کس طرح نقصان پہنچایا ہے

بازوتیو کے محلہ ناجیہ میں ۷ مدارس ۱۱ جامع مسجدیں ۷ خانقاہیں۔ ایک کارخانہ ۴۷ محل ۹ کھیت۔

تربیلی میں ایک گورنمنٹ ہاؤس ۲ مدرسے ایک جامع مسجد ۳ کارخانے ۹۲۵ مکان ۲ ہوٹل ۲۸ دکانیں

مندواب ناجیہ میں ۲ جامع مسجدیں۔

طارغ پزلیجاہ میں ۷ سکول ۳۱ جامع مسجدیں۔ ۳ کارخانے ۲۰ مکان ۲ ہوٹل ۱۴۲ دکانیں ایک کھیت۔

برغامہ میں ۷ سکول ۵ مدرسے ۲۳ جامع مسجدیں ۲ عجائب خانے ۳ بارکیں ۴ کارخانے ۱۰۰ گھر ۹۱ دکانیں ۱۷ کھیت۔

دینادیہ میں ۳ سکول ایک جامع مسجد ۱۹ گھر ایک کارخانہ۔

کوش اناہی میں ایک گورنمنٹ ہاؤس ۵ سکول ۵ جامع مسجدیں۔ ۱۸۳ مکان ایک کھیت۔

قراقران میں ۲ جامع مسجدیں۔

نیف میں ۳ سکول ۱۱ بارکیں ۵ جامع مسجدیں ۱۹ گھر ۳ کارخانے ۹۳۴ گھر ۲ ہوٹل ۲۷ دکانیں ۲ کارخانے جلا کر خاک کر دیئے گئے۔

اس وقت تک منہدم شدہ عمارتوں میں ۳۰ بے مرد عورتوں اور بچوں کی لاشیں مل چکی ہیں۔ جائداد منقولہ کے نقصان کا تخمینہ ایک کروڑ ۴۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۱۵۳ پختہ ترکی پونڈ۔ اور جائداد غیر منقولہ کا نقصان ۴۴ لاکھ ۴۸ ہزار ۵۱۰ پونڈ ترکی کہا جاتا ہے۔ کمیشن مذکور نے اب صوبہ میگنشیا میں تحقیقاتی کام شروع کیا ہے۔

ترکی انجرون کے جہازوں کا مطالبہ کرتا ہے لوزان ۲۷ جنوری۔ حالانکہ باتیں کرتے کرتے دو مہینے گذر گئے ہیں مگر ہنوز ترکوں اور اتحادیوں کے درمیان بعض نہایت اہم معاملات پر مصالحت نہیں ہو سکی۔ قریب قریب ہر مسئلہ جس پر آج کے اجلاسوں میں بحث کیگئی۔ غیر منفصل ظاہر ہوتا ہے۔

ترکوں نے مطالبہ معاوضہ پر اعتراض کرتے ہوئے یہ اصول پیش کیا کہ وہ پہلے ہی کسی قسم کا تاوان ادا کرنے سے انکار کر چکے ہیں۔ برخلاف اس کے خود ترک ان جہازوں کے معاوضہ کا مطالبہ پیش کرتے ہیں جو ۱۹۱۴ء میں بعض اتحادی ممالک نے ضبط کر لئے تھے۔ اور یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سونا جو جرمنی کے پاس ترکی کا بطور امانت جمع تھا اور اسنے اتحادیوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ ترکوں کو واپس دیا جائے۔

مصری قومی وفد اور ہزایکسلنسی عصمت پاشا مصری وفد نے لوزان کو ہزایکسلنسی عصمت پاشا نے شرف ملاقات بخشا ہے۔ آپ نے مصر کی جانب سے پیشکش

اطاعت شعار اخبار داری پر اظہار مسرت و اطمینان کیا ہے۔ جنھوں نے فرمایا کہ ترکی قوم کے لئے اس سے زیادہ مسرت بخش کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ اقوام اسلامیہ آزادی حاصل کر لیں۔ اور خوشی کی زندگی بسر کریں۔ جب فرداً فرداً اسلامی اقوام آزاد ہو جائینگی۔ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ انہی کی ذات کو فائدہ پہونچے بلکہ تمام دنیائے اسلام اس سے متمتع ہو گی۔ ہمارا راستہ صاف ہے ہمارے ارادے واضح اور بین ہیں۔ آپ بھی دنیا کے امن و استحکام کی خاطر ہم بھی اپنے کو خود دار بنائیں۔ اور دنیا کی درستی میں ہم بھی قابل فخر بنیں۔

ہزایکسلنسی سفیر افغانستان متعینہ انگورہ کا دورہ ہزایکسلنسی سردار سلطان احمد خاں افغانی سفیر متعینہ انگورہ بغرض معائنہ دورہ کر رہے ہیں۔ آپ حال ہی میں قونیہ تشریف لے گئے تھے۔ اور اب عدانہ و سمرنا کی جانب تشریف لے جا رہے ہیں۔

ڈبلن میں مکانات تباہ کئے گئے جمہوریت کے حامی اسلحہ برستا کانگریس خفیہ طور سے جمع کرتے ہیں۔ اور بم بنا رہے ہیں گذشتہ رات کو ڈبلن میں دو مکانات کو سرنگ لگا کر چند منٹوں میں منہدم کر دیا گیا ڈبلن میں باغیوں نے ریاستی حکام کے کئی مکانات پر حملے کئے۔ کئی مکانات گرا دئے گئے۔ اور کئی میں آگ لگا دی گئی۔ دھماکوں سے سارا شہر کانپ اٹھا۔ سر ہوریس پلنکٹ کا مکان ڈبلن کے نزدیک مسلح باغیوں نے خاک سیاہ کر دیا اور کئی دوسرے مقامات میں ایک ڈاکخانہ جلا دیا گیا۔ فرموئے میں ۴۴ آدمی بیقاعدہ فوج کے گرفتار کئے گئے ہیں۔

جاپان کی طرف سے کمال پاشا کا اعتراف جاپانی قوم نے مصطفیٰ کمال پاشا کو ان کی عظیم فتوحات کا اعتراف کا خاص پیغام بھیجا ہے۔ حال ہی میں کمال پاشا کے ساتھ جاپان کے تمام بڑے بڑے اخبارات کے ایک نمایندہ اخبار نویس مسٹر بہانامو کو نے انٹرویو کرتے ہوئے جاپان کی ٹری ٹیوی ایسوسی ایشنوں کی طرف سے ان کے ہاتھ میں ایک ایڈریس دیا۔ جس میں جاپانی قوم نے ترکی قوم کی تعریف کی ہے۔

روہر میں فرانس و بلجیم کی حکومت پیرس۔ اسر جنوری نیم سرکاری بیانات ہیں کہ روہر میں فرانس و بلجیم کا باقاعدہ